

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفُهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيَنَهُمُ الَّذِي أَرَتَهُ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خُوْفِهِمْ أَمْنًا طَيْعَةً كُونَ بِشَيْئًا طَوْفَانًا كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَوْلَئِكَ هُمُ الْفُسِقُونَ۔” (النور۔ ۵۶)

ترجمہ۔ اللہ نے تم سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنادے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔ اور جو دین اُس نے ان کیلئے پسند کیا ہے وہ ان کیلئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور انکی خوف کی حالت کے بعد وہ ان کیلئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اُسکے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیجے جائیں گے۔

## انتخابی خلافت، مجددیت کی بھی قائم مقام نہیں ہو سکتی

عزیزم عبد النور عبد صاحب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

گذشتہ سال ۷۲ دسمبر ۱۹۸۳ء کو آپ نے خاکسار کی ایک عزیزہ کی طرف چند سوالات بھیجے تھے۔ انہوں نے یہ سوالات میری طرف بھیج دیئے۔ خاکسار نے آپ کے سوالوں کے سلسلہ میں اپنی جوابی گذارشات اُسی وقت لکھ کر انہیں بھیج دی تھیں لیکن میری یہ جوابی گذارشات بوجوہ آپ کی طرف بھیجی نہیں گئیں۔ اب خاکسار آپ کے سوالوں کے سلسلہ میں اپنی جوابی گذارشات آپ کی طرف بھیج رہا ہے۔ اگر آپ کے پاس کوئی اور سوال ہو تو آپ اپنا سوال خاکسار کی طرف ضرور بھیجیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے سوالوں کے جوابات ضرور دیئے جائیں گے۔ آپ خاکسار کی عزیزہ کو لکھتے ہیں۔۔۔۔۔ ”آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات پیش کیے ہیں مجدد کے بارے میں، مجھے اس بات میں ذرہ برابر بھی مشکل نہیں کہ مجدد کی ضرورت کب ہوتی ہے اور مجدد کیا کام کرتا ہے۔“

**الجواب۔** اس ضمن میں جواباً عرض ہے کہ اگر آپ کو اس حقیقت کا علم ہوتا کہ مجدد کی ضرورت کب ہوتی ہے اور مجدد کیا کام کرتا ہے؟ تو آپ کبھی بھی احمدی انتخابی خلافت کو مجددیت قرار نہ دیتے۔ احمدی انتخابی خلافت کو مجددیت قرار دینا آپ کی علمی کامنہ بولتا ثبوت ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ مجدد کی ضرورت کب ہوتی ہے اور مجدد کیا کرتا ہے؟؟؟ اس سوال کا جواب تو پہلے ہی تجدید دین کی خبر دینے والے ہم سب کے آقا اور دو جہانوں کے سردار، سید الانبیاء اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے بخوبی دیا ہوا ہے جس کا حوالہ آپ آگے پڑھ لینا۔ عزیزم عبد النور صاحب۔ اگر آپ کو اور جماعت احمدیہ قادیانی کو آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی اس انتہائی سچی حدیث کا پہلے ہی پڑھتے ہے تو آپ اور جماعت احمدیہ قادیانی آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی اس حدیث سے کیوں بھاگ رہے ہیں؟؟؟ تقو اللہ۔ تقو اللہ۔

عزیزم۔ واضح رہے کہ اسی ضمن میں آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے اپنی اُمت کو اپنے بعد دو روحانی سلسلوں کی بشارت دی تھی۔ ان دونوں سلسلوں میں سے ایک انتخابی خلفائے راشدین کا سلسلہ تھا اور دوسرا تجدیدی اور الہامی خلفاء کا سلسلہ تھا۔ جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں۔

(۱) **خلفائے راشدین کا سلسلہ۔** ”الخلافة ثلاثة ثلاثون عاماً ثم يكون بعد ذلك الملك۔“ (مسند احمد) یعنی ”میرے بعد خلفاء کا سلسلہ تیس (۳۰) سال رہے گا اور اسکے بعد ملوکیت قائم ہو جائے گی۔“ (اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ مولف مرزا بشیر احمد صفحہ ۳۱)

(۲) تجدیدی اور اہمی خلفاء کا سلسلہ۔ ”قال رسول الله ﷺ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهِذِهِ الْأُمَّةِ عَلَىٰ رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَّتٍ مَّنْ يُّجِدُ دُلَهَا دِينَهَا۔“ یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت کیلئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کیلئے دین کوتازہ کرے گا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۱۷ بحوالہ سنن ابو داؤد جلد ۲ کتاب الملاحم)

(اولاً) یہ حدیث مجددین ایک ایسے صادق اور امین اور پاک نبی ﷺ کا کلام ہے جسکے متعلق خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى (البجم۔ ۵، ۳) اور وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا۔ یہ صرف وحی ہے جو اسکی طرف کی جاتی ہے۔

(ثانیاً)۔ اس حدیث کے متعلق حضرت امام مہدی و مسیح موعود جو حکم وعدل بن کرمبعوث ہوئے تھے فرماتے ہیں۔

(۱) ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجا ہے جو دین کے اس حصہ کوتازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق اور رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کے موافق جو کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر فرمائی تھی۔ (الحمد جلد ۷ نمبر امورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء صفحہ ۳)

(۲) یہ حدیث (إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهِذِهِ الْأُمَّةِ عَلَىٰ رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَّةٍ مَّنْ يُّجِدُ دُلَهَا دِينَهَا۔ ناقل) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الِّذِي كَرَوْا إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کی شرح ہے۔ صدی ایک عام آدمی کی عمر ہوتی ہے اس لیے آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ سو سال بعد کوئی نہ رہے گا۔ جیسے صدی جسم کو مارتی ہے اسی طرح ایک روحانی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ اس لیے صدی کے بعد ایک نئی ذریت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے اناج کے کھیت۔ اب دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے ہیں ایک وقت میں بالکل خشک ہوں گے پھر نئے سرے سے پیدا ہو جائیں گے اس طرح پر ایک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پہلے اکابر سو سال کے اندر رفت ہو جاتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کرتا ہے جیسا رزق کا سامان کرتا ہے۔ پس قرآن کی حمایت کیسا تھی یہ حدیث تو اتر کا حکم رکھتی ہے۔ کپڑا پہننے ہیں تو اسکی بھی تجدیدی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طریق پر نئی ذریت کوتازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔“ (الحمد جلد ۷ نمبر ۲۱ رفروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۷)

(۳) ”پس یہ آیت (النور۔ ۵۶۔ ناقل) درحقیقت اس دوسری آیت إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الِّذِي كَرَوْا إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کیلئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظت قرآن کیونکرو اور کس طور سے ہوگی۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفہ وقتاً فوقاً بھیجا تارہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہونگے اور اسکی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔۔۔ اسی سیاق و سباق میں چند سطریں آگے جا کر لکھتے ہیں۔۔۔“ ہم کب کہتے ہیں کہ مجدد اور محدث دنیا میں آکر دین میں سے کچھ کم کرتے ہیں یا زیادہ کرتے ہیں بلکہ ہمارا قول تو یہ ہے کہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے۔ تب اُس خوبصورت چہرہ کو دکھلانے کیلئے مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے

آتے ہیں۔“ (شہادت القرآن۔ روحانی جلد ۶ صفحہ ۳۲۱-۳۲۲)

(۲) ”یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجدِ دوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اُس نے ﴿إِنَّا هُنَّا الَّذِي كَرَّأْتَ لَنَا الْكِتَابَ لَحَفِظُونَ مِنْ فِرْمَاتِنَا﴾ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲)

☆ ایک اور سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ یہ حدیث کیا حضرت امام مہدیؑ کی بعثت تک تھی اور آپؑ کی وفات کے بعد قیامت تک مجددین کا سلسلہ ختم ہو کر آپؑ کے بقول انتخابی خلفاء نے تجدیدی فریضہ سرانجام دینا تھا۔ جواباً عرض ہے کہ ایسا ہر گز نہیں۔ اس سوال کا جواب حضرت بنے جماعت اور حکم و عدل کیا دیتے ہیں۔ مشتبہ نمونہ از خروارے کے طور پر صرف دو حوالے نقل کرتا ہوں۔

(۱) ”۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپؑ کے بعد بھی مجد آتے گا؟ اس پر فرمایا۔ اس میں کیا ہرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجد آجائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو چکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپؑ کے خلفاء کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجددین آتے رہیں گے اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھ نہیں کہ کوئی اور بھی آجائے گا۔ ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابراہیم آتے رہیں گے اور پھر بعثۃ قیامت آجائے گی!“ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

(۲) ”خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔“ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

یہ ثابت کرنے کے بعد کہ حدیث مجددین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر امت کے آگے بیان فرمائی تھی۔ اور بقول حکم و عدل اس حدیث کی بنیاد سورہ الحجر کی آیت نمبر ۱۰ ہے۔ حکم و عدل نے یہ بھی بتا دیا کہ اس حدیث کے مطابق مجددین کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اب ہم دیکھتے ہیں اور جائزہ لیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتخابی خلافت راشدہ کے سلسلہ میں مزید بھی کچھ فرمایا ہے۔ واضح رہے کہ اس ضمن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزید فرماتے ہیں۔

(۱) حضرت عبد الرحمن بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔“ (احمد یہ بیٹھن جرمنی بابت مسی ۵۰۰ء شمارہ نمبر ۵ جلد نمبر ۱۲ بحوالہ کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔ جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۲۳)

اسی حدیث کا عربی متن کچھ اس طرح ہے۔ ”ما كانت نبوة قط إلاّ تابعها خلافة وما من خلافة إلاّ تتبعها مملک۔“ (ابن عساکر) یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے بعد خلافت نہ آئی ہو۔ اور کوئی خلافت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد ملوکیت نہ آئی ہو۔“ (اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ مؤلف مرزا بشیر احمد صفحہ ۳۱)

یہ بھی یاد رہے کہ یہ بھی اُسی صادق اور امین اور پاک نبی ﷺ کا کلام ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے نفس سے کلام نہیں کرتا بلکہ جو بھی فرماتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی وجی ہوتی ہے۔ انتخابی خلافت راشدہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ بڑے واضح ہیں اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ ہر نبوت کے بعد خلافت راشدہ (انتخابی یا مشاورتی) قائم ہوتی ہے اور پھر وقت کیسا تھا ساتھ اس خلافت راشدہ کی صفت پیٹ کر اس کی جگہ ملوکت لے لیتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ملوک اپنے وقت میں اپنے آپ کو بھی ملوک نہیں کہلواتے بلکہ اپنے آپ کو خلفاء اور اپنی ملوکت کا نام ہمیشہ خلافت ہی رکھتے ہیں۔ مثلاً خلافت اُمیّہ، خلافت عباسیہ اور خلافت عثمانیہ وغیرہ۔ آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد عملی طور پر خلافت راشدہ کا انتخابی یا مشاورتی سلسلہ نہ صرف تیس سال تک قائم رہ کر بالآخر ملوکت اور باادشاہت میں بدلا بلکہ واقعات اور حالات نے بھی آنحضرت ﷺ کے متذکرہ بالا بیان پر مہر تصدیق ثبت فرمادی۔

عزیزم۔ مرزا بشیر احمد المعروف بے قبر الانبیاء اپنے مضمون **اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ** میں زیر عنوان ”**کیا خلافت کا نظام دائی ہے؟**“ ارشاد فرماتے ہیں:-

(۱) ”یاد رکھنا چاہیے کہ گو خلافت کا حکم دائی ہے یعنی جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوگا تو اسکے بعد لازماً خلافت آئے گی۔ **مگر خلافت کا سلسلہ دائی نہیں ہے** یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک نبی کے بعد اسکے خلفاء کا سلسلہ ہمیشہ متصل صورت میں قائم رہے۔ بلکہ خلافت کا زمانہ حالات اور ضرورت پر موقوف ہے۔ یعنی چونکہ خلافت نبوت کا تتمہ ہے اس لیے جب تک خدا تعالیٰ کسی نبی کے کام کی تکمیل اور اسکے بوجے ہوئے بچ کی حفاظت کیلئے خلافت کے سلسلہ کو ضروری خیال فرماتا ہے یہ سلسلہ قائم رہتا ہے اور اسکے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر خلافت کی جگہ ملوکت یا بالفاظ دیگر جماعت اور قوم کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔“ (اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ۔ بیان فرمودہ ۱۹ دسمبر ۱۹۵۱ء۔ صفحہ ۳۰، ۳۱)

اسی مضمون کے الگ صفحہ پر جناب مرزا بشیر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:-

(۲) ”پس حقیقت یہی ہے اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے جو یاد رکھنا چاہیے کہ کسی نبی کے بعد خلافت متصل کا سلسلہ دائی طور پر نہیں چلتا بلکہ صرف اس وقت تک چلتا ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ نبوت کے کام کی تکمیل کیلئے ضروری خیال فرمائے۔ اور اسکے بعد ملوکت کا دور آ جاتا ہے۔۔۔۔ اور بنو امیہ اور بنو عباس کے خلفاء جو خلافت راشدہ کے بعد برسر اقتدار آئے سب اسی نوع میں داخل تھے گو وہ غلط طور پر خلیفہ بھی کہلاتے رہے جس کی وجہ سے کئی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔“ (اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ۔ صفحہ ۳۲)

حضرت بانی سلسلہ احمد یہ کے دوسرے فرزند جناب مرزا بشیر احمد صاحب خلافت احمد یہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

(۳) ”سوجب احمدیت کا نظام اسلام کے نظام کی فرع اور اسی کا حصہ ہے تو اس میں کیا شہر ہے کہ وہ بھی اسی الہی تقدیر کے تابع ہے جو اسلام کے متعلق عرش الوہیت سے جاری ہو چکی ہے۔۔۔۔ لیکن بہر حال یہ اٹل تقدیر ظاہر ہو کر رہے گی کہ کسی وقت احمدیت کی خلافت متصلہ بھی ملوکت کو جگہ دے کر پیچھے ہٹ جائے گی۔“ (اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ۔ صفحہ ۳۲)

عزیزم۔ (۱) مجھے امید ہے کہ اب آپ کو سمجھ آجائی چاہیے کہ جب دنیا کے سردار، سید الانبیاء اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی خلافت راشدہ صرف تیس (۳۰) سال تک جاری رہ سکی اور پھر خلافت کے نام پر ملوکیت کا دور دورہ شروع ہو گیا۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کے انتخابی خلیفے کس باغ کی مولی ہیں کہ انکی انتخابی امامت یا خلافت کا سلسلہ ملوکیت میں نہ بدلتے اور یہ تاقیامت جاری رہے۔

(۲) سب مسلمان اور احمدی جانتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ نے مکاری کیسا تھا خلافت اسلامیہ پر قبضہ کیا تھا اور یزید کوں تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو میدان کر بلماں میں ذبح کیا تھا؟ آپ کو علم ہو گا کہ یہ امیر معاویہ کا بیٹا تھا اور امیر معاویہ نے اپنی زندگی میں بطور جانشین اسکی بیعت مسلمانوں سے لی تھی۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے یزید کے متعلق پلید کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

حضورؐ اپنی کتاب ازالہ ادھام میں لکھتے ہیں۔۔۔ ”سونخد تعالیٰ نے اسی عام قاعدہ کے موافق اس قصہ قادیان کو دمشق سے تشبیہ دی اور اس بارہ میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ **آخرَ حِجَّةُ الْيَزِيدِ يُؤْتَى** یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں“ (تذکرہ، صفحہ ۱۴۲ روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ) اور پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو ۹ راپریل ۷۰۶ء کو ایک الہام ہوا تھا۔ **بلاءً دمشق**۔ (تذکرہ صفحہ ۲۰۳) اگر حضورؐ کی خلافت نے قیامت تک جاری رہنا تھا اور اس نے اموی ملوکیت میں نہیں بدلا تھا تو پھر مذکورہ بالادنوں الہامات **آخرَ حِجَّةُ الْيَزِيدِ يُؤْتَى** اور **بلاءً دمشق** کے کیا معانی ہیں؟؟؟ یہ دونوں الہامات اس حقیقت کی خبر دے رہے ہیں کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بہت جلد آپ کی خلافت راشدہ اموی ملوکیت یعنی **بلاءً دمشق** میں بدلا جائے گی۔  
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

**محمدی تجدیدی سلسلہ میں دو موعود مجدد**۔ آگے بڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ میں واضح کر دوں کہ امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ تجدیدی سلسلہ میں عمومی مجددین کے علاوہ بطور خاص دو (۲) مجدد موعود ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں اور دوسرا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ جیسا کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرْفُوْ عَاقَالَ لَنْ تَهْلِكَ أُمَّةٌ إِنَّمَا فِي أَوَّلِهَا وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي أَخِرِهَا وَالْمُهَدِّدُ وَسَطِّهَا۔“ (کنز العمال ۲/۱۸۷۔ جامع الصغیر ۲/۱۰۳۔ بحوالہ حدیقتہ الصالحین صفحہ ۳۰۲) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ امت ہرگز ہلاک نہیں ہو سکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔ {نوت۔ درج بالا حدیث دیئے گئے حوالہ کے مطابق حدیقتہ الصالحین کے ابتدائی ایڈیشن میں شامل تھی لیکن موجودہ ایڈیشنوں میں سے یہ حدیث حذف کر دی گئی ہے}

(۲) ”عَنْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبْشِرُ وَأَبْشِرُ وَ... كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةً أَنَا أَوْلَهَا

وَالْمُهَدِّيُّ وَسُطْلَهَا وَالْمَسِيحُ الْأَخْرَهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيَجِدْ أَعْوَجَ لَيْسُوا مِنْهُ وَلَا أَنَا مِنْهُمْ۔ رواد رزین۔” (مشکوٰۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳) ترجمہ۔ جعفرؑ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؑ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہو و اور خوش ہو و۔۔۔۔۔ وہ امت کیسے ہلاک ہو جس کے اول میں، میں ہوں، مہدیؑ اُسکے وسط میں اور مسح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اسکے درمیان ایک کھرو جماعت ہو گی انکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا انکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

**محمدی سلسلہ کے متعلق اہم نکات**۔ اب تک کی گفتگو اور جو حوالہ جات پیش کیے گئے ہیں ان سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ (۱) آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دین اسلام میں تجدیدی سلسلے کی بشارت دی ہوئی ہے۔ (۲) ہر مجدد کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہوا ہے کہ وہ تجدید دین کیلئے ہر صدی کے سر پر مبعث ہوا کرے گا۔ (۳) یہ تجدیدی سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا اور اس میں کوئی تخلص ممکن نہیں۔ (۴) محمدی تجدیدی سلسلے میں عمومی مجدد دین کے علاوہ دو (۵) مجدد موعود ہیں۔ (۶) دونوں محمدی موعود مجددوں میں سے ایک حضرت امام مہدی علیہ السلام ہیں جو ایک صدی قبل امت محمدیہ میں ظہور فرمائچے ہیں۔ (۷) محمدی سلسلے کا دوسرا موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے جس نے امت میں ابھی نزول فرمانا ہے۔

عزیزم۔ آپ لکھتے ہیں۔ ”بات اصل میں یہی ہے کہ آپ مجھے کوئی ایسا حوالہ پیش کریں جس میں خلافت اور مجددیت کو الگ الگ وجود قرار دیا گیا ہو۔“

**الجواب**۔ آپ کے سوال کا جواب دینے سے پہلے خاکسار آپ کے طریقہ کار کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کو سمجھانے کیلئے مثال کے طور پر آپ کے آگے ایک سوال رکھتا ہے۔ ہم سب ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصری علیہ السلام وفات پاچے ہیں اور قرآن کریم کی تین آیات اس حقیقت پر شاہد ناطق ہیں۔ وفات مسیح کے سلسلہ میں آپ کی طرف سے پیش کی گئی تیس آیات قرآنی کے جواب میں اگر کوئی غیر احمدی آپ سے جواباً یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام میں بار بار فرماتا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر ہے (وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ البقرہ۔ ۲۶۵) لہذا وہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کو زندہ بجسم عنصری آسمان پر لے جانے اور ہزاروں سال تک آسمان پر زندہ رکھ کر کسی وقت اسے آسمان سے زندہ بجسم عنصری نازل فرمانے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اس طرح وہ آپ کو کہے کہ وفات مسیح عیسیٰ ابن مریم کے سلسلہ میں آپ کی تیس آیات کی کوئی اہمیت نہیں اور آپ کی بات بنتی نظر نہیں آتی تو پھر کسی غیر احمدی کے ایسے جواب پر آپ کیا کہیں گے؟ عزیزم۔ خلافت اور مجددیت کے سلسلہ میں آپ کے موقف (stand) کی نوعیت بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ اب میں آپ کے سوال کی طرف آتا ہوں۔

**محمدی تجدیدی سلسلہ کی احمدی تجدیدی سلسلہ میں منتقلی**۔ واضح رہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود آنحضرت ﷺ کے کامل مقابل تھے۔ اسی طرح احمدیت بھی محمدیت کی کامل مقابلہ ہے۔ امت محمدیہ میں پہلے سے موجود بہتر (۷۲) فرقے آنحضرت ﷺ کے کامل مقابلہ اور محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمدؑ کا انکار کر کے دین اسلام میں جاری تجدیدی نعمت سے بھی محروم ہو گئے ہیں اور اب آئندہ قیامت تک مجدد دین صرف احمدی سلسلہ میں ہی ظاہر ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب ہمارے آگے دو سوالات ہیں۔ (۱) کیا محمدی سلسلہ کی طرح

احمدی سلسلہ میں کسی موعود مجدد کی بشارت موجود ہے؟ (۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول کے مبارک وجود سے شروع ہونے والی انتخابی خلافت کا سلسلہ کیا مجددیت کا قائم مقام ہو سکتا ہے؟

**الجواب۔** پہلے سوال کے سلسلہ میں جواب اعرض ہے کہ محمدیت کی طرح احمدیت میں بھی ایک موعود مجدد کی بشارت موجود ہے اور احمدی سلسلہ کا یہ موعود مجدد ہی ہے جس کی محمدی سلسلہ میں آنحضرت ﷺ نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کے نام سے بشارت دی ہوئی تھی اور یہ حقیقت درج ذیل حوالہ جات سے یہ ثابت ہے۔

(۱) احمدی سلسلہ میں اللہ تعالیٰ محمدی مریم حضرت مرزاغلام احمد صاحب علیہ السلام کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔۔۔ {میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سننا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت سے بپایہ قولیت جگد دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پورا اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تادہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجھ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آؤیں۔ اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیسا تھا آجائے اور باطل اپنی تمام نخوستوں کیسا تھا بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تادہ یقین لا سکیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اُس کے آنے کے ساتھ آیا گا۔ وہ صاحب شکوه اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیری نے اُسے کلمہ تجدید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ (اُسکے معنی سمجھیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزندِ لبید گرامی ارجمند۔ **مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءُ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ** جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ اللہ کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسُوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قویں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا

جائے گا۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا۔ } (اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۲ء)

(۲) اللہ تعالیٰ اسی زکی غلام کے متعلق فرماتا ہے۔ زد رگاہ خدا مردے بصد اعزازی آید مبارک بادت اے مریم کعیسیٰ بازی آید خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیسا تھا آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کے عیسیٰ دوبارہ آتا ہے (تذکرہ صفحہ ۶۸۳)

(۳) محمدی مریم اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اپنے روحانی فرزند موعود زکی غلام مسیح الزماں کے متعلق فرماتی ہیں۔۔۔ ”اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(۴) ”بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آؤے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کوئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اسیروں کو رُستگاری بخشنے گا اور انکو جوش بھات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ **مُظَهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءُ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ**۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزانہ جلد ۳ صفحہ ۹۷۔ ۱۸۰ء)

پہلے سوال کے سلسلہ میں مزید جواباً عرض ہے کہ محمدیت کی طرح احمدیت میں ایک موعود مجدد کی بشارت موجود ہے۔ اور یہ موعود مجدد ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا زکی غلام ہے جس کو بذات خود ہم نے مصلح موعود قرار دیا ہے اور مصلح موعود مجدد موعود ہی ہوا کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ میں اس موعود مجدد نے ۲۷ ربیعہ ۹۰ھ کے بعد پیدا ہو کر حضرت مرزا صاحبؒ کے بعد آئندہ زمانے میں پندرہویں صدی ہجری کے سر پر اللہ تعالیٰ سے رُوح القدس پا کر کھڑا ہونا ہے۔ اس وقت خاکسار جماعت احمدیہ میں ۲۷ ربیعہ ۹۰ھ کے بعد پیدا ہونے والا موعود زکی غلام مسیح الزماں اور مجدد صدی پائزدہ ہم ہونے کا دعویدار قادیانی خلفاء اور علماء کے آگے نہ صرف عرصہ بیس (۲۰) سال سے کھڑا ہے بلکہ اپنے دلائل اور براہین کے ذریعہ سب کو لا جواب اور ساکت بھی کر چکا ہے۔ خاکسار کی طرح جماعت احمدیہ میں ایک اور مدعا مصلح موعود بھی ہے اور جماعت احمدیہ قادیانی اُس کا دعویٰ تسلیم بھی کرچکی ہے لیکن امر واقع یہ ہے کہ جماعت احمدیہ قادیانی جس مدعا کو مصلح موعود تسلیم کر بیٹھی ہے وہ تو جماعت احمدیہ میں بشارت دیئے گئے موعود زکی غلام یا مصلح موعود یا مجدد موعود کی پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتا ہذا اُس کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک غلط اور سیاسی دعویٰ تھا جس کو لا علمی کی بنا پر قادیانی احمدیوں نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قادیانی گروپ سے تعلق رکھنے والے کسی احمدی کو ”پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتا“ کے الفاظ کی سمجھنہ آرہی ہو کہ اس سے کیا مراد ہے؟ خاکسار ایک مثال کیسا تھا اس کی وضاحت کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ایک مسیح موعود کی بشارت دی ہوئی ہے۔ امت محمدیہ کی اکثریت لاعلمی اور غلط فہمی کی وجہ سے حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ناصری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نزول مسیح موعود کی پیشگوئی کے مصدق کے طور پر نہ صرف زندہ بجسم عضری آسمان پر چڑھا کر

بیٹھی ہوئی ہے بلکہ بڑی شدت سے انکا زندہ بجسم عصری آسمان سے نازل ہونے کا انتظار بھی فرماتی ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ جن پر نجیل نازل ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی مسیح موعود کے مصدق نہیں ہو سکتے کیونکہ قرآن کریم تو انہیں وفات یافتہ قرار دے رہا ہے۔ اس سے پتہ ملتا ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم ناصریؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی مسیح موعود کے دائرہ بشارت میں نہیں آتے۔ حضرت مہدی مسیح موعود پر نازل ہو نیوالی ۲۰۰۰ءے فروری ۱۸۸۷ء کی الہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں دائرہ بشارت سے بھی یہی مراد ہے کہ جماعت احمدیہ میں ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۰ء سے پہلے پیدا ہونے والا کوئی بھی احمدی (خواہ وہ ملہم کا لڑکا ہی کیوں نہ ہو) جو ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۰ء سے پہلے پیدا ہو چکا ہے اُس کا دعویٰ قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور اس طرح احمدیت میں موعود زکی غلام مسیح الزماں نے ابھی نزول فرمانا ہے ۔

مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

### حضرت مولوی نور الدینؒ کے پاک وجود سے شروع ہو نیوالی انتخابی امامت

#### یا خلافت کے مجددیت نہ ہونے کے پانچ (۵) ثبوت

**اجواب**۔ دوسرے سوال کے ضمن میں جواب اعرض ہے کہ جماعت احمدیہ میں حضرت مولوی نور الدینؒ سے شروع ہونے والی انتخابی خلافت کا سلسلہ، مجددیت کا قائم مقام ہرگز نہیں ہو سکتا اور اسکے اثبات کیلئے ذیل میں ایک آدھ ثبوت کی بجائے پانچ ثبوت پیش خدمت ہیں۔

{ثبوت نمبر ۱} مجددیت کی خلافت، خلافت علیٰ منہاج نبوت ہوتی ہے یعنی یہ لوگ روح القدس پا کر کھڑے ہوتے ہیں بالفاظ دیگر یہ انبیاء کی طرح الہامی خلیف ہوتے ہیں نہ کہ انتخابی۔ جیسا کہ حضرت بائی جماعت موسوی سلسلہ کے انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرماتے ہیں۔

”اوْرَجَمَلَهُ دَلَالَلِ قَوْيَّ قَطْعِيَّةَ كَجَوَاسِ بَاتِ پَرِ دَلَالَتِ كَرْتَيِ ہیں جو مسیح موعود اسی اُمت محدثیہ میں سے ہو گا قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ إِنَّ

یعنی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جو ایماندار ہیں اور نیک کام کرتے ہیں وعده فرمایا ہے۔ جوان کو زمین پر انہی خلیفوں کی مانند جوان سے پہلے گزر چکے ہیں خلیفے مقرر فرمائیگا۔ اس آیت میں پہلے خلیفوں سے مراد حضرت موسیٰ کی اُمت میں سے خلیفے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی شریعت کو قائم کرنے کیلئے پے در پے بھیجا تھا۔ اور خاص کر کسی صدی کو ایسے خلیفوں سے جو دین موسوی کے مجدد تھے غالباً نہیں جانے دیا تھا۔“ (تحفہ گواڑویہ۔ روحانی خزانہ جلد ۷ صفحہ ۱۲۳)

حضورؐ کے درج بالا اقتباس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) موسوی سلسلہ کے تمام انبیاء الہامی خلیفے ہوتے ہوئے دین موسوی کے مجدد تھے۔

(۲) سورہ نور کی آیت نمبر ۵۶ جسے آیت استخلاف کہا جاتا ہے۔ موسوی سلسلے کے نبیوں کی طرح اس آیت استخلاف کے اوّلین مصدق

امت محمدیہ کے مجددین ہیں۔ حضرت مولوی نور الدین<sup>ر</sup> سے لے کر موجودخلیفہ جناب مرزا صرور احمد تک سب احمدی خلفاء انتخابی خلفاء ہیں  
الہذا ثابت ہوا کہ یہ انتخابی خلیفے ہرگز مجدد نہیں ہو سکتے۔

{ثبوت نمبر ۲} حضرت مرزا صاحب<sup>ر</sup> یکھر سیالکوٹ میں فرماتے ہیں۔۔۔ ”اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ  
آخری ہزار ہے اس لیے ضرور تھا کہ امام آخراً زماں اسکے سر پر پیدا ہو۔ اور اسکے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لیے بطور  
ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمه ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح  
موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔“ (یکھر سیالکوٹ (۲۲ نومبر ۱۹۰۳ء) روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۸)

حضور کے الفاظ سے ثابت ہے کہ آپ کے بعد امام بھی ہونگے اور مسیح بھی ہو گا۔ اب سوال یہ ہے کہ حضور کی امامت اور مسیح سے کیا مراد تھی؟ جواباً  
عرض ہے کہ امامت یا خلافت سے حضور کی مراد چالیس مونوں کی متفقہ رائے سے کھڑے ہوئیوالا امامت کا وہ سلسلہ ہے جسکے متعلق آپ  
نے رسالہ الوصیت کے حاشیہ (روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۲ حاشیہ) میں فرمایا ہوا ہے اور اس کا مزید ذکر آگے آئے گا۔ مسیح سے حضور  
کی مراد موعود کی غلام ہے جس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ ”ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اسکے سر پر  
ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت  
پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“ (اشتہار ۲۰ ربیوری ۱۸۸۶ء)

جماعت احمدیہ میں موعود کی غلام مسیح الزماں کو حضرت امام مہدی مسیح موعود نے مصلح موعود یا مجدد موعود بھی قرار دیا ہوا ہے اور حضور کی وفات  
کے بعد اس موعود کی غلام مسیح الزماں کا انتخاب نہیں ہو گا بلکہ وہ روح القدس پا کر کھڑا ہو گا یعنی اللہ تعالیٰ اُس پر الہام نازل فرمائے گا۔ الہذا  
ثابت ہوا کہ انتخابی امامت یا خلافت مجددیت کی قائم نہیں ہو سکتی۔

{ثبوت نمبر ۳} حضرت مرزا صاحب<sup>ر</sup> رسالہ الوصیت میں ہی فرماتے ہیں ”۔۔۔ اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نس پاک رکھتے ہیں  
میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ (۷) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جوز میں کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا  
یورپ اور کیا اشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پرجمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا  
مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر زمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی  
خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔“ (روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحات ۳۰ تا ۳۷)

(۷) ”ایسے لوگوں کا انتخاب مونوں کے اتفاق رائے پر ہو گا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات  
کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہو گا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تین دوسروں کیلئے نمونہ بناؤ۔ خدا  
نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور  
اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سوان دنوں کے منتظر ہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت

اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیکرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔” (روحانی خزانہ جلد ۲۰ صفحات ۳۰۶، حاشیہ)

حضورؐ نے اپنے درج بالا اقتباس میں قطعی طور پر واضح فرمادیا کہ امام یا خلیفہ مجدد نہیں ہوگا۔ وہ کس طرح؟؟؟  
**الجواب**- حضورؐ اپنی رحلت کے بعد کی صورتحال کے متعلق فرماتے ہیں۔۔۔ (۱) اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں (۲)۔

حضورؐ کی وفات کے معاً بعد بیعت لینے والے وہ امام (خلیفہ) ہیں جن کے متعلق حضورؐ نے اپنے پیغمبر سیاکوٹ میں فرمایا تھا کہ میرے بعد میرے ظل کے طور پر امام بھی ہونگے۔ اور یہ امام انتخابی لوگ ہونگے اور پھر حضورؐ نے حاشیہ میں انکے انتخاب کا طریقہ کار بھی بتا دیا۔ جیسا کہ آپؐ حاشیہ میں فرماتے ہیں۔

(۲) ”ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تین دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔۔۔“ اب اس میں تو کوئی شک نہ رہا کہ حضورؐ کے بعد شروع ہونے والی امامت یا خلافت کا سلسلہ انتخابی وجودوں پر مشتمل ہوگا لیکن جیسا کہ میں پہلے حضورؐ کے الفاظ کا حوالہ دے کر ثابت کر آیا ہوں کہ انبیاء اور مجددوں کا کبھی انتخاب نہیں ہوا کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ انہیں بذریعہ الہام کھڑا کرتا ہے یعنی ان پر روح القدس نازل فرماتا ہے۔

(۳) حضورؐ نے اپنے بعد اماموں کی تفصیل بیان فرمایا کہ فرمایا ہے کہ۔۔۔ ”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جوز میں کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا اشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حیدر کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے“ تک۔۔۔ حضورؐ نے اپنے بعد منتخب ہونیوالے اماموں اور افراد جماعت کو عمومی نصائح فرمائی ہیں۔ اور پھر اپنے آخری الفاظ۔۔۔ سب میرے بعد عمل کر کام کرو۔۔۔ سے پہلے حضورؐ نے فرمایا ہے کہ۔۔۔ ”اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو“

اماوموں اور خلفاء کا ذکر فرمانے کے بعد حضورؐ نے یہ جو فرمایا ہے کہ۔۔۔ ”اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو۔۔۔ یاد رکھیں کہ اگر حضورؐ کے بعد شروع ہونے والی امامت یا خلافت نے مجددیت کی قائم مقام ہونا ہوتا یا ہو سکتی ہوتی تو حضورؐ کبھی بھی یہ نہ فرماتے کہ۔۔۔ ”اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو“

حضورؐ کے یہ الفاظ آپؐ کے بعد تجدیدی سلسلہ کے متعلق مجددوں کے بارے میں ہیں اور احمدی تجدیدی سلسلہ کا سب سے پہلے مصدق حضورؐ کا موعود کی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود یا مجدد موعود) ہے۔ آپؐ ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ آپؐ بعد موعود کی غلام یا مصلح موعود

یا مجدِ موعود روح القدس پا کر کھڑا ہوگا۔ اسی روح القدس پا کر کھڑے ہو نیوالے موعود زکی غلام کے متعلق حضور مزید وضاحت حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ---

”خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری، ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کریں گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سوان دنوں کے منتظر ہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قبل اعتراض ٹھیکرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔“

لہذا سالِ الوصیت میں حضور کے بیان فرمودہ الفاظ کے مطابق جماعت احمدیہ میں انتخابی خلافت، مجددیت کی قائم مقام ہرگز نہیں ہو سکتی۔ {ثبوت نمبر ۳۲} واضح رہے کہ حضور نے اپنی لاکھوں کی جماعت میں سے حضرت مولوی نور الدین <sup>رض</sup> کو صدر انجمن احمدیہ کا صدر بنانا کر ایک طرح حکیمانہ انداز میں اپنی زندگی میں اپنا پہلا خلیفہ مقرر فرمادیا تھا۔ اور جس طرح آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں حضرت ابو بکر صدیق <sup>رض</sup> کو صدقیق قرار دیا تھا بالکل اسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعود نے بھی اپنی زندگی میں حضرت مولوی نور الدین <sup>رض</sup> کو صدقیق قرار دیا تھا۔ آپ <sup>رض</sup> حضرت مولوی صاحب <sup>رض</sup> کے متعلق فرماتے ہیں--- ”وَكُنْتَ أَصْرَخُ فِي لَيلٍ وَنَهَارٍ وَاقُولُ يَارَبِّ مِنْ انصَارِي يَارَبِّ مِنْ انصَارِي تضرعی۔ وَفَارَتْ رَحْمَةُ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَاعْطَانِي رَبِّي صَدِيقًا صَدُوقًا ..... اسْمَهُ كَسْفَاتُهُ النُّورُانِيَّةُ نُورُ الدِّينِ ..... وَلِمَا جَاءَنِي وَلَا قَانِي وَوَقَعَ نَظَرِي عَلَيْهِ رَأْيِتُهُ آيَةً مِنْ آيَاتِ رَبِّي وَإِيْقَنْتُ أَنَّهُ دُعَائِيُّ الذِّي كُنْتَ ادَّا وَمَرْ عَلَيْهِ وَاشَرَبَ حَسْيَ ..... وَنَبَّانِي حَدْسَیَ ..... اَنَّهُ مِنْ عَبَادَ اللَّهِ الْبَنْتَخْبِينَ۔“ (آنکیہ کمالاتِ اسلام ۸۹۳ءے بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۵ صفحات ۵۸۱-۵۸۳)

”میں راتِ دینِ خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربِ میرا کون ناصرومدگار ہے۔ میں تنہا ہوں اور جب دعا کا ہاتھ پے درپے اٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشنا اور ربِ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدقیق عطا فرمایا۔۔۔ اس کا نام اسکی نورانی صفات کی طرح نور الدین ہے۔۔۔ جب وہ میرے پاس آ کر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔“ (ترجمہ از عربی عبارت بحوالہ مرقاتُ الیقین فی حیاتِ نور الدین صفحہ ۱-۲ مرتبہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

حضرت بانی جماعت حضرت مولوی نور الدین <sup>رض</sup> کے متعلق اپنے منظوم کلام میں یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ ۔۔۔  
چੇخوش بُودے اگر ہر یک زُامت نور دیں بُودے ہمیں بُودے اگر ہر دل پُرا نور یقین بُودے

یعنی کیا ہی اچھا ہوا گر قوم کا ہر فردنور دین بن جائے۔ مگر یہ توبہ ہی ہو سکتا ہے کہ ہر دل یقین کے نور سے بھر جائے۔ حضرت بانی جماعت کی وفات کے بعد یہی عظیم الشان اور صدقی شان رکھنے والا وجود حضور کا جانشین یعنی خلیفۃ المسیح اول منتخب ہوا۔ محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے برادر اکبر نکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کا قرآن کریم کا درس با قاعدگی کیسا تھا نوٹ کیا کرتے تھے۔ ذیل کے الفاظ حضرت کے درس فرمودہ کیم دسمبر ۱۹۱۲ء سے لیے گئے ہیں۔ نکرم ماسٹر صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ کیم دسمبر ۱۹۱۲ء کے درس میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ نے فرمایا تھا:۔۔۔ ”تیس برس کے بعد انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہو گا۔“ (حیات نور صفحہ ۳۰۷ مؤلف شیخ عبدالقار مرحوم سابق سودا گرل)

حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کے نذکورہ بالا بیان سے درج ذیل تین (۳) باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

- (۱) حضورؐ کی وفات کے بعد شروع ہونے والی احمدی امامت یا خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کی نظر میں مجددیت نہیں تھی۔ کیونکہ اگر انتخابی خلافت مجددیت ہوتی تو آپ ہرگز یہ نہ کہتے کہ تیس برس کے بعد انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہو گا۔
- (۲) حضورؐ کی وفات کے بعد شروع ہونیوالی احمدی خلافت حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کی نظر میں قدرتِ ثانیہ بھی نہیں تھی۔ کیونکہ اگر انتخابی خلافت، قدرتِ ثانیہ ہوتی تو آپ ہرگز یہ نہ کہتے کہ تیس برس کے بعد انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہو گا۔

- (۳) حضورؐ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کی نظر میں آئندہ زمانے میں روح القدس پاکر کھڑا ہونے والا موعود زکی غلام مسح الzماں، ہی موعود مجدد اور موعود قدرتِ ثانیہ کا پہلا مظہر تھا۔ اس سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ احمدی انتخابی خلافت ہرگز مجددیت نہیں ہو سکتی؟؟
- {**ثبوت نمبر ۵**} انتخابی خلافت کا مجددیت نہ ہونے کا ایک عقلی اور نقلي ثبوت یہ بھی ہے کہ اگر انتخابی خلافت راشدہ مجددیت کی قائم مقام ہو سکتی ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو اُمّت محمدیہ میں الگ سے کسی تجدیدی سلسلے کی بشارت نہ دیتا۔ لیکن چونکہ انتخابی خلافت کیلئے ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ مجددیت کی قائم مقام بن سکے لہذا اللہ تعالیٰ نے بدعاں کو ختم کرنے اور دین اسلام کو ہمیشہ سر سبز رکھنے کیلئے اپنے پیارے نبی ﷺ کو الگ سے تجدیدی سلسلے کی بشارت بخشی تھی۔ خاکسار کے پیش کردہ درج بالا پانچ ثبوتوں سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد شروع ہونے والی انتخابی امامت یا خلافت قطعاً مجددیت نہیں ہو سکتی؟ فَتَلَبَّرُوا إِلَيْهَا **الْعَاقِلُونَ**۔

**حاصل کلام۔** جو لوگ تقویٰ سے خالی ہوں اُنکے آگے قرآن کریم بھی کچھا ہمیت نہیں رکھتا اور وہ اسے بھی جھٹلا سکتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کے سلسلہ میں مشرکین مکہ آنحضرت ﷺ کو کہتے تھے۔ بَلْ قَالُوا أَأَضَغَافُ أَحْلَامِنَا إِلَّا فَتَرَاهُمْ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلَيَا تَبَأَّلْيَا **كَمَا أُرْسَلَ الْأَوْلَوْنَ** (الأنبياء۔ ۶) بلکہ کہتے ہیں (یہ) پریشان خوابیں ہیں بلکہ (یہ کہ) اس نے افتراء کیا ہے بلکہ (یہ کہ) وہ شاعر ہے، سو ہمارے پاس کوئی نشان لائے جس طرح (کے نشانوں کیساتھ) پہلوں کو بھیجا گیا۔

عزیزم۔ جماعت احمدیہ کی انتخابی خلافت قطعاً مجددیت نہیں ہو سکتی بلکہ ۱۹۱۳ء میں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے حضرت

مرزا صاحبؒ کی قائم کردہ صدر انجمن کو رد کر کے احمدی خلافت راشدہ کی صفت پسیٹ کرا سے محمودی ملوکیت میں بدل دیا تھا اور اب یہ ملوک (نام نہاد خلفاء) خلیفہ خدا بناتا ہے، کی طرح جھوٹے طور پر اس بلاعہ مشق کو مجددیت بنانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اگر آپ میں کچھ تقویٰ، انصاف اور دیانتداری ہے تو اس ضمن میں آپ یا جماعت احمدیہ قادیان میرے پیش کردہ مذکورہ بالا ثبوت کو جھٹلا کر دکھائیں۔

آپ لکھتے ہیں۔ ”جبکہ دوسری جانب میں یہ بات ثابت کر سکتا ہوں کہ مجدد سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت ہی تھی۔“

**الجواب۔** عزیزم۔ اللہ تعالیٰ، حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ اور حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کی تعلیم کے مطابق نہ انتخابی خلافت، مجددیت ہے اور نہ ہی یہ مجددیت ثابت ہو سکتی ہے۔ اور ہاں اللہ تعالیٰ، نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ اور امام مہدی مسیح موعودؑ کے دامن سے الگ ہو کر { جس طرح جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے محترم والد حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کو رد کر کے پہلے خلافت احمدیہ پر قبضہ کیا اور پھر جھوٹی فتویٰ مصلح موعود بنا } آپ جو ثابت کرنا چاہیں ثابت کر سکتے ہیں۔ خاکسار آپ سے درخواست کرتا ہے کہ آپ اپنے الفاظ کے مطابق حضورؐ کے انتخابی خلفاء کو مجدد دین ثابت کر کے دکھائیں۔ کیا میں امید رکھوں کہ آپ اس ضمن میں مجھے مایوس نہیں کریں گے اور حضورؐ کے انتخابی خلفاء کو مجدد دین ثابت کر کے دکھائیں گے۔

آپ لکھتے ہیں۔ ”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تمام تحریرات کو مد نظر نہ رکھا جائے تو نقسان دہ ثابت ہو سکتا ہے اس لیے آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ کتب کا مطالعہ ضرور کریں۔“

**الجواب۔** آپ کے مشورہ کیلئے شکر یہ۔ خاکسار کی عزیزہ انشاء اللہ تعالیٰ حضورؐ کی ساری کتب پڑھنے کی کوشش کرے گی۔ لیکن یہ بھی واضح رہے کہ اگر خاکسار کی عزیزہ نے حضورؐ کی تمام کتب نہیں پڑھیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی اور نہ بھی نہیں پڑھی ہیں۔ یقیناً بہت سارے احمدی ایسے ہیں جنہوں نے بڑے غور و فکر کیسا تھا حضورؐ کی ساری کتب پڑھی ہوئی ہیں اور خاکسار بھی الحمد للہ ان خوش نصیبوں میں شامل ہے جنہیں حضورؐ کی ساری کتب پڑھنے کی توفیق ملی ہے۔ اور میرا یہ جوابی مراسلة بھی اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ میں بعض احمدیوں نے حضورؐ کی ساری کتب پڑھی ہوئی ہیں۔ لہذا میں یہی مشورہ آپ کو دیتا ہوں کہ آپ جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں اور آپ کو چاہیے کہ آپ حضورؐ کی ساری کتب کا مطالعہ کریں۔ واضح رہے کہ جامعہ احمدیہ میں طلباء کو حضورؐ کی ساری کتب نہیں پڑھائی جاتیں بلکہ مخصوص قسم کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اگر جامعہ احمدیہ میں طلباء کو حضورؐ کی ساری کتب پڑھائی جاتیں تو پھر خلافت اور مجددیت کے سلسلہ میں آپ ایسے جامعہ کے طلباء کے علم کا یہ حال نہ ہوتا۔

آخر میں آپ لکھتے ہیں۔ ”مصلح موعود کی پیشگوئی کا مسئلہ اگر آپ کا حل ہو جائے تو تمام کام بن سکتے ہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ پہلے اس بات کو ثابت کر لیا جائے کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے اصل مصدق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں تو بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے اور معاملہ زیادہ صاف ہو سکتا ہے۔“

**الجواب**- جواباً عرض ہے کہ آپ اور جماعت احمدیہ قادیان اپنا کام بنانے کیلئے پیشگوئی مصلح موعود کا مسئلہ حل نہ کرتے پھریں بلکہ تقویٰ اور اپنی موت کو یاد رکھتے ہوئے (کہ ایک دن ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے) پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت جانے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم اور حضرت مہدی مسیح موعودؑ کے مبشر الہامات کی روشنی میں اگر آپ یا جماعت احمدیہ قادیان جناب خلیفۃ المسیح الثانی کو مصلح موعود ثابت کر دیتے تو شاید ہمیں مجددیت کے موضوع کو چھیڑنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ خاکسار عرصہ بیس (۲۰) سال سے قادیانی خلفاء اور علماء سے درخواست کر رہا ہے کہ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ کی ۲۰ فروری ۱۸۸۲ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق اگر خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود (زکی غلام) تھے تو آپ اس کا اثبات کر کے دکھائیں؟ لیکن عزیزم۔ وہ کوئی جواب دینے کی بجائے اس عاجز اور اس عاجز کے پیروکاروں کے آگے بھاگتے پھر رہے ہیں۔ اس سے کیا پتہ ملتا ہے؟ یہی کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب قطعاً مصلح موعود نہیں تھے۔ اگر آپ یا قادیانی خلفاء اور علماء جناب خلیفہ ثانی صاحب کا مصلح موعود ہونا ثابت کر دیں تو پھر نہ صرف خاکسار اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) پر نظر ثانی کرے گا بلکہ آپ کو منہ مانگا انعام بھی پیش کرے گا۔۔۔ کیا میں امید کروں کہ اس ضمن میں آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے؟؟؟ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ / کیل - جرمی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدهم)

۱۳ دسمبر ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆